رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۲ بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے احباب درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔

کل حضور نماز عید الاضحیہ کے لئے منٹو پارک کے میدان میں تشریف لے گئے ۱۰ بجے کے قریب حضور نے مقامی اور بیرونی احباب کے ایک بہت بڑے مجمع کے ہمراہ نماز عید ادا فرمائی۔ اور ایک پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور نے دعا فرمائی۔ اور پھر وہیں تشریف فرما ہو کر تمام احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

کل شب کو جماعت احمدیہ لاہور نے قادیان اور ہندوستان کے دیگر علاقوں سے آنے والے مہاجر احباب کو دعوت طعام دی۔

جلد ۱ | ۲۸ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۶

پنجاب کے غیر مسلم لیڈر

پنجاب کے موجودہ مصائب کے جو لوگ ذمہ دار ہیں ان میں سے ایک نمایاں ہستی جناب بھیم سین صاحب سچر سابق یونینسٹ وزیر پنجاب اور ممبر پاکستان کانسٹی ٹیوشن اسمبلی کی بھی ہے۔ خضر وزارت کے ٹوٹنے پر جن لوگوں نے لاہور میں اپنی آتش فشاں تقریروں سے فتنہ و فساد کی آگ لگائی تھی۔ ان میں سے آپ پیش پیش تھے۔ اس بات میں آپ نے ماسٹر تارا سنگھ صاحب سے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ پھر آپ ان اولین میں سے ہیں جنہوں نے لاہور سے کوچ کیا تھا۔ اور آپ مشرقی پنجاب یا کسی اور محفوظ مقام میں آرام سے زندگی گزار رہے ہیں لیکن آپ سنگدل بھی اس قدر ہیں کہ پنجاب میں اتنا کچھ ہو جانے کے بعد بھی آپ کا دل نہیں بھرا۔ جہاں سردار پٹیل تک لوگوں کے ان مصائب سے متاثر نظر آتے ہیں۔ آپ ابھی تک تفریق و تشتت کی راگنی گائے چلے جاتے ہیں۔ اور بھڑکتی ہوئی آگ پر اپنا تیل کا قطرہ ڈالنے کو سیاست خیال کئے ہوئے ہیں۔

مغربی پنجاب میں راجہ غضنفر علی صاحب جو کام کر رہے ہیں اور غیر مسلموں کو پھر سے آباد کرنے کی مہم جو آپ نے شروع کر رکھی ہے۔ وہ ایسا کام ہے کہ شاید دشمن سے دشمن بھی اسکو سراہے بغیر نہ رہے۔ آپ نے ایسے علاقہ میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت بہت زیادہ ہے۔ غیر مسلموں کو آباد کرنے میں معتدبہ کامیابی حاصل کرلی ہے۔ جنہوں نے اپنا معمولی کاروبار شروع کر دیا ہے بجائے اس کے کہ سچر صاحب ان کے کام کی تعریف کرتے۔ اور پنجاب میں جو انتہا درجہ کے ظلم و ستم کا آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے باب کھولا تھا۔ اس پر پشیمان ہوتے۔ اور راجہ صاحب کے کام میں مدد کرتے آپ نے پھر اسی بات کا اعادہ کیا ہے جس نے غیر مسلموں کو پنجاب سے ایک منظم اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے مطابق مغربی پنجاب سے نکل جانے کے لئے اکسایا

آپ نے حال میں امرتسر میں پریس کے سامنے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ راجہ صاحب کی کوششیں اب بے وقت ہیں۔ اور پنڈت سندر لال اور آپ مل کر جو غیر مسلموں کو مغربی پنجاب سے نکل جانے سے روک رہے ہیں۔ اس میں کامیابی نہیں ہوگی۔ آپ نے کہا ہے جو کچھ ہوا ہے اس کے بعد اس قسم کی تسلیاں اقلیتوں کے دلوں میں اطمینان پیدا نہیں کر سکتیں جس قسم کی ان کو دی جا رہی ہیں۔ اقلیتیں یہ محسوس کر رہی ہیں۔ کہ مغربی پنجاب میں ان کا رہنا ناممکن اور غیر ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا ہے۔ کہ ان باتوں میں اب وقت اور قوت صرف نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ان کو پنجاب کے دونوں حصوں میں دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کے لیے اپنی توجہات مرکوز کردینی چاہئیں۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سچر صاحب کی ذہنیت کے غیر مسلم لیڈر ہندوؤں اور سکھوں کے لئے مغربی پنجاب میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ اور اس سے اس بات پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ دراصل ہندوؤں اور سکھوں کا پنجاب سے انتقال مکانی ایک سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق تھا۔ اور اب بھی یہ لیڈر نہیں چاہتے کہ مغربی پنجاب میں ہندو اور سکھ رہیں اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے ماتحت ہی مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کو نکالا گیا ہے۔ اور اب ان لیڈروں کی رائے اور فیصلہ کے مطابق مشرقی پنجاب میں کسی مسلمان کا رہنا ناممکن ہے چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کوئی مسلمان خواہ وہ کسی پوزیشن کا ہو مشرقی پنجاب میں چل پھر نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ مشرقی پنجاب کے مسلمان اسمبلی کے ممبروں نے حفاظت کے لئے حکومت کی طرف سے ضمانت چاہی تھی جو تا حال نہیں دی گئی۔ لیکن مغربی پنجاب میں اب بھی کئی مقامات پر ہندو اور سکھ اپنا معمولی کاروبار کر رہے ہیں۔ اور راجہ صاحب کی سعی و کوشش سے کئی اور مقامات پر دوکانیں کھل گئی ہیں۔

ریاست جموں و کشمیر سے مسلمانوں کا اخراج

ریاست جموں و کشمیر سے جو خبریں آ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاستی حکومت نے وہاں مسلمانوں کے خلاف اسی طرح کی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ جس طرح مشرقی پنجاب اور دہلی میں ہوا ہے

سول ملٹری گزٹ نے ۲۶ اکتوبر کی اشاعت میں مغربی پنجاب کے ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات کے حوالہ سے جو خبریں شائع کی ہیں۔ وہ نہایت خطرناک ہیں اور ظاہر کرتی ہیں۔ کہ کشمیر میں وہی متعصب عنصر کام کر رہا ہے۔ جو دراصل ہندوستان کی موجودہ مصائب کا ذمہ دار ہے جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھ اور ڈوگرہ عوام کی پشت پر ریاستی فوجیں ہیں۔ یہ وہی طریقہ ہے۔ جو مشرقی پنجاب میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور ان رپورٹوں کی صداقت اس حقیقت سے بھی عیاں ہوتی ہے۔ کہ جموں کے علاقہ میں بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اگر صرف ہندو سکھ عوام ہی مسلمان عوام کے مقابلہ میں ہوں۔ تو یہ ناممکن ہے کہ وہ اس علاقہ سے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کامیابی حاصل کرلیں۔ جب تک کہ مسلح فوج اور پولیس غیر مسلموں کی مددگار نہ ہو۔ جموں کے علاقہ میں مسلمان راجپوتوں کی آبادی ہے۔ اور ہر ایک جانتا ہے۔ کہ ڈوگرہ اور سکھ عوام میدان میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ خاص کر جبکہ ان کی اکثریت بھی ہو۔ پھر نہ صرف ریاستی مسلمان دیہات پر یہ آفت آ رہی ہے۔ بلکہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی پنجاب کے دیہات پر بھی فوج اور پولیس کے حملے ہو رہے ہیں اور کئی ایک گاؤں جلا دیئے گئے ہیں۔ اور سرحد پار کر کے مغربی پنجاب میں گھس گھس کر مسلمانوں

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۸۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا)

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

اپنی وہ کمزوریاں دور کرو جو خدائی وعدوں کے پورا ہونے میں روک بن سکتی ہیں

مرتبہ:۔ خورشید احمد

لاہور ۲ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب مجلس احباب میں رونق افروز ہو کر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

خدائی کلام ہمیشہ یکساں اہمیت رکھتا ہے

فرمایا:۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ اس لئے ایک بڑی بھاری غلطی دنیا کو یہ لگی ہوئی ہے۔ کہ وہ خدا کے کلام کو بھی قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لحاظ سے مختلف درجات کا سمجھتی ہے۔ حالانکہ خدا کا کلام خواہ وہ کسی زمانہ میں اور کسی انسان پر نازل ہو۔ بہرحال اس لحاظ سے یکساں اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ کہ اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے انبیاء، مامورین اور مصلحین کا مقام تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے مثلاً ایک عام خط ہوتا ہے۔ ایک رجسٹری خط ہوتا ہے۔ ایک ہوائی ڈاک کا خط ہوتا ہے۔ اور ایک تار ہوتی ہے۔ اب اگر ان مختلف ذرائع سے پیغام بھیجنے والا ایک ہی شخص ہو۔ تو اس کا مخاطب یہ عذر پیش نہیں کر سکتا۔ کہ چونکہ فلاں خط معمولی ڈاک میں مجھے ملا ہے۔ اس لئے میں نے اس کی تعمیل نہیں کی۔ اور فلاں خط چونکہ رجسٹری کر کے بھجوایا تھا۔ اس لئے میں نے تعمیل کر دی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص یہ جواب دے گا۔ تو دنیا اسے احمق قرار دے گی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے انبیاء تو ذریعہ ہوتے ہیں اس کے کلام کو دنیا میں پہنچانے کا۔ وہ خواہ کسی زمانہ میں آئیں۔ بہرحال ان کے ذریعہ بولنے والا تو ایک ہی ہوتا ہے۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ذریعہ خدا کا کلام دنیا میں آئے اسے قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور خدائی کلام پر عمل کرنے کے لحاظ سے انبیاء میں کسی قسم کا کوئی فرق اور امتیاز کرنا جائز نہیں ہے حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت مسیح، رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سب سے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تمام کے تمام انبیاء پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ان کے درجات گو مختلف ہوں۔ لیکن ان پر کلام نازل کرنے والا چونکہ ایک ہی ہے۔ اس لئے یہ فرق کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں کہ مثلاً فلاں نبی چونکہ درجہ میں بڑا ہے اس لئے اس پر نازل ہونے والے کلام کو تو ہم مانیں گے۔ لیکن فلاں نبی چونکہ درجہ میں چھوٹا ہے۔ اس لئے اس پر نازل ہونے والے کلام کو ماننا ہمارے لئے ضروری نہیں۔ اس قسم کا احمقانہ فرق کرنا تو ایسا ہی ہے جیسے مثلاً کوئی کہے کہ میرے افسر نے فلاں حکم چونکہ رجسٹری کے ذریعہ نہیں بھیجا۔ بلکہ عام ڈاک میں بھیجا ہے۔ اس لئے میں نے اس کی تعمیل نہیں کی۔ کیا جاہل سے جاہل شخص بھی اس قسم کا عذر پیش کر سکتا ہے۔ اور اسے درست تسلیم کرنے کے لئے کوئی تیار رہے؟ اگر نہیں تو پھر خدائی کلام کے متعلق یہ فرق کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ گو جہاں تک شریعت اور خدائی کلام کے رموز و معارف کا تعلق ہے۔ وہ مختلف درجات کے ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ باریک معارف کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے اعلیٰ پایہ کے دماغ اور اعلیٰ صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے بے شک نبی چھوٹے اور بڑے درجوں کے ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں تک خدا کے کلام کا اور اس کو ماننے کا تعلق ہے۔ تمام انبیاء ایک جیسی ہی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ان میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت موسیٰ سے خدائی وعدہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ تمہیں ارض مقدس میں داخل کیا جائیگا لیکن پھر بعض وجوہ کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ان کی قوم کو ارض مقدس میں داخل ہونے کی ۴۰ برس تک ممانعت کر دی۔ اور اس طرح اس وعدہ کے پورا ہونے میں تاخیر کر دی۔ گو بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دوران میں فوت ہو گئے۔ تو آپ کو اس تاخیر کا اتنا صدمہ ہوا کہ فوت ہوتے وقت آپ نے کہا تکیہ لگا کر مجھے ارض مقدس کی طرف منہ کر کے بٹھا دو۔ تا کہ میں ارض مقدس کی طرف دیکھتا ہوا ہی اس دنیا سے رخصت ہوں اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے ایک وعدہ کیا لیکن پھر بعض وجوہ کی بناء پر اسے پورا کرنے میں تاخیر کر دی

قادیان کے متعلق خدائی وعدے

قادیان کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے وعدے کئے ہیں ویسے ہی وعدے جیسے موسیٰ علیہ السلام سے ارض مقدس کے متعلق کئے تھے۔ تو موسیٰ علیہ السلام کا خدا چھوٹا نہیں تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا بڑا نہیں ہے ایک ہی خدا ہے جس نے ان دونوں نبیوں سے وعدے کئے۔ اگر تم میں سے کوئی یہ سمجھتا ہے۔ کہ موسیٰؑ کا خدا نعوذ باللہ چھوٹا تھا۔ اس لئے اس نے وعدے میں تاخیر کر دی تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خدا بڑا ہے اس لئے وہ وعدہ میں تاخیر نہیں کر سکتا۔ تو یقیناً وہ ایک احمق اور بے وقوف شخص ہو گا۔ درجہ کے لحاظ سے مسیح موعودؑ خواہ موسیٰؑ سے ہزار درجہ بڑا ہو۔ لیکن دونوں پر ایک ہی خدا نے کلام نازل کیا ہے۔ اس لئے خدائی کلام کے لحاظ سے دونوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔

ہماری کمزوریاں اور خدائی وعدے

قادیان کو چھوڑنے کی خبر گو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں دے دی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام بلا وجہ اور بلا حکمت نہیں ہوتے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ضرور ہم سے کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہو گی۔ اور ہم میں کوئی ایسی کمزوری ہو گی۔ جس کی وجہ سے قادیان کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے میں بظاہر تاخیر ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔

مثلاً ایک یہ کمزوری ہماری جماعت میں موجود تھی۔ کہ اس کا ایک حصہ صرف چندے دینے کو ہی مذہب خیال کرتا تھا۔ حالانکہ ہزارہا نبی پہلے گزرے ہیں۔ لیکن ہمیں تو کسی ایک بھی نبی کی جماعت میں یہ نظر نہیں آتا۔ کہ محض چندے دے کر اس نے کامیابی اور فتح حاصل کر لی ہو۔ ہمارے لوگ بڑے فخر کے ساتھ چندوں کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور اسے اپنی بڑی کامیابی اور بڑا غلبہ سمجھتے تھے۔ میں نے کئی دفعہ انہیں سمجھایا۔ کہ محض چندے دینا کوئی بات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ ماہ اخاء کو نماز مغرب اور عشاء پڑھانے کے بعد احباب جماعت کو مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے فوراً گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا موسم سرما شروع ہو رہا ہے لیکن ہزاروں افراد ایسے ہیں۔ جن کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی کپڑا موجود نہیں بعض کی تو یہ حالت ہے۔ کہ نہ زمین پر بچھانے کے لئے اور نہ اوڑھنے کے لئے ہی کپڑا ان کے پاس ہے۔ ہر گھر میں کچھ نہ کچھ فالتو کپڑے اور بستر موجود ہوتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے تمام کپڑے اور بستر (خصوصاً کمبل۔ لحاف اور توشک) اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے بطور تحفہ پیش کر دیں۔ اور اگر گھر میں مہمان آجائیں تو اکٹھے سو کر گزارہ کر لیں۔

صحابہ کے نمونہ کو دیکھو کہ جائدادیں تو الگ رہیں انصار مہاجرین کے لئے اپنی بیویاں تک تقسیم کرنے اور اس غرض سے انہیں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ پس اپنے گھروں کے تمام فالتو بستر اور گرم کپڑے بہت جلد یہاں پہنچاؤ۔

نہیں ہے۔ ابھی تو ہماری مثال اس طرح ہے۔ جس طرح کہتے ہیں کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ لیکن بہت سے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آتی ہی نہیں تھی۔ وہ بس چندے دے دینا کافی سمجھتے تھے۔ پھر قرآن کریم میں آتا ہے جاھدھم بہ جہاداً کبیرا۔ یعنی اگر تم قرآن کی تلوار سے لڑو گے۔ تو تمہیں فتح ہو گی۔ اب تم خود ہی سوچو کہ تم میں سے کتنے ہیں۔ جنہیں قرآن آتا ہے جو ہتھیار خدا نے تمہاری فتح کے لئے مقرر کیا ہے۔ جب وہی تمہارے پاس موجود نہیں تو تم کس طرح یہ امید کر سکتے ہو۔ کہ تمہیں فتح حاصل ہو۔ میں ہمیشہ سے یہ کہتا چلا آیا ہوں۔ کہ قرآن پڑھو اور قرآن پڑھو۔ لیکن تم نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ یہاں لاہور کی جماعت میں تو بمشکل چار یا پانچ فی صدی مردوں کو قرآن کریم باترجمہ آتا ہو گا۔ قادیان میں یہ حالت نہیں تھی۔ وہاں چالیس پچاس فی صدی مردوں کو اور پچیس فی صدی عورتوں کو قرآن آتا تھا۔ لیکن یہ نسبت بھی گو دنیا کے لحاظ سے بڑی ہے۔ لیکن حقیقتاً بڑی نہیں ہے۔ قرآن مجید کو سمجھنے کے بغیر تو نمازوں میں بھی لطف نہیں آ سکتا۔ اور ان کی حیثیت وید منتروں کی سی ہو جاتی ہے۔ لیکن تم میں سے کتنے ہیں۔ جن کے دل میں قرآن مجید کو سمجھنے کا تڑپ پیدا ہوتی ہے؟ اسی طرح اخلاق فاضلہ ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور خواہش کے مطابق داڑھی رکھنے کا سوال ہے۔ تم میں سے سینکڑوں ہزاروں ہیں۔ جنہیں ان باتوں کا خیال تک نہیں اور وہ داڑھی منڈاتے ہیں۔ اور بھی ہزاروں ہزار نقائص ہیں۔ جو نبیوں کی جماعتوں میں نہیں ہونے چاہئیں۔ اب تبلیغ ہی کو لے لو۔ تم میں کتنے ہیں جو صحیح معنوں میں تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر تمہارے دل میں سچی تڑپ ہوتی۔ تو ایک ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ میں ایک احمدی بنا لینا کوئی بات ہی نہیں۔ لیکن تبلیغ کے لئے جس درد جس سوز اور جس تڑپ کی ضرورت ہے۔ وہ بہت کم نظر آتی ہے۔ دراصل ایمان تو نام ہی ہے اس درد اور سوز کا جو انسان کو بے چین کر دے۔ اور وہ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی جانشین ہو۔ اور حضور کے تمام فرائض کو آج میں نے ہی ادا کرنا ہے۔ اگر یہ پیدا ہو جائے۔ تو دنوں میں ہم کہیں سے کہیں پہنچ جائیں۔ لیکن مت یہ ہے کہ آج ہماری جماعت کو تمام ہوئے ستاون وس کا طویل عرصہ گزر چکا ہے لیکن ہنوز روز اول والا معاملہ ہے۔ اگر ہم دو ایک سو بیس تجربہ کرتے تو آج سکھوں کو قادیان کی طرف رخ کرنے کی جرات نہ ہوتی لیکن چونکہ ہم کمزور تھے اور بعض التعداد بھی تھے اس لئے سکھوں نے حملہ کیا۔ اسی سلسلے میں حضور نے الفضل کے ایک مضمون کا ذکر کیا۔ جس میں احمدیوں کی تعداد سکھوں سے کچھ ہی کم بتائی گئی تھی۔ اور فرمایا۔ احمدیوں اور سکھوں کی تعداد میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ احمدی سکھوں سے تعداد میں بہت ہی کم ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ ہر احمدی کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ آج سے ایمان کی چنگاری کی ایک یہ علامت ہو گی۔ کہ تمہارے دلوں میں قادیان کو واپس لینے کا احساس موجود رہے۔ اگر یہ احساس نہ رہا تو ایمان مٹ جائیگا۔ اگر تمہارا دل قادیان کو ہم سے چھن جانے کی وجہ سے ڈر محسوس کرتا ہے۔ تو اس ڈر کو دور کرنے اور دل کو مضبوط کرنے کا عزم کر لو۔ اگر یہ ڈر اس وجہ سے ہے کہ تمہیں اپنے گناہوں کا احساس ہے۔ تو توبہ کرنے اور آئندہ ان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو۔

زندگی کو سادہ بنانے کی ضرورت

باقی رہا یہ سوال کہ ہمارے مرنے کے بعد تمہارے بال بچوں کا کیا بنیگا۔ سو یہ سوال اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم ایک خاص قسم کی رہائش کے عادی ہو گئے ہیں۔ اگر تحریک جدید پر عمل کرتے ہوئے سادہ زندگی بسر کرنے لگ پڑتے۔ تو یہ سوال کبھی پیدا نہ ہوتا۔ ہم سے معذوروں کے ہر عورت اور ہر بچہ ایک غریبانہ معیار کے مطابق ضرور اپنے لئے گذارہ کی صورت بنا سکتا ہے۔ پس اگر ہم اپنی رہائش کے معیار کو اس حد تک لے آئیں جس حد تک ایک عورت اور بچہ بھی اپنی روزی کما کر گذارہ کر سکتا ہو۔ تو پھر موت کا ڈر نہ رہیگا۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ اگر ہم مر بھی گئے۔ تو ہمارے بال بچے موجودہ معیار کے مطابق زندگی بسر کر سکیں گے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ہماری جماعت کے ایک طبقہ نے اس بات کو نہیں سمجھا۔ میں نے آمدنی کا پچاس فی صدی حصہ چندہ میں دینے کی جو تحریک کی تھی۔ اس سے بھی میری بڑی غرض یہی تھی۔ کہ اتنا چندہ دینے کی صورت میں نا دار جماعت کو اپنا معیار گرانا پڑیگا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس تحریک کا اثر کارکنوں پر تو ہوا لیکن عام لوگوں نے بالخصوص اس طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔

قادیان کے المناک اور خونچکاں حادثات میں سے کچھ

(از جناب خواجہ غلام نبی صاحب)

(۱)

میں حال ہی میں اس قافلہ کے ساتھ قادیان سے لاہور پہنچا ہوں۔ جس میں پچاس سال سے زائد عمر کے اصحاب کو بھیجا گیا ہے۔ میں نے قادیان میں شروع سے لے کر ۲۰ اکتوبر تک اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا اور کانوں سے سنا۔ وہ اگرچہ مقامی پولیس اور ملٹری کی عائد کردہ پابندیوں اور انتہائی خطرات کی وجہ سے جو سیلاب کی طرح ہر طرف سے امڈے چلے آتے تھے۔ ایک نہایت ہی محدود اور مختصر حلقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تاہم اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہے کہ ان ایام میں قادیان کی مقدس بستی اور اس کے امن پسند ساکنین جو اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان میں آ بیٹھے تھے۔ اور جن کی زندگی کا مقصد اپنے خالق و مالک کی عبادت اور رضا جوئی اور اس کی مخلوق کی خواہ وہ کسی مذہب و ملت کی ہو۔ خدمت گزاری اور خیر خواہی تھی۔ اور جو گذشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے اپنے قول اور فعل سے اس بات کا ناقابل تردید ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرتے چلے آ رہے ہیں پر کیا کچھ گزری۔ کیسے کیسے شرمناک اور انسانیت سوز مظالم کا انہیں نشانہ بنایا گیا۔ اور محبت سے ان کا نام و [illegible] سے جو قیام امن کے ذمہ دار۔ قانون کے محافظ اور

کی جان و مال اور عزت و آبرو کے نگہبان سمجھے جاتے ہیں۔ امن پسند۔ قانون کے پابند اور مخلوق خدا کے حقیقی خیر خواہ اور ہمدرد انسانوں کو جلاوطن اور بغیر قصور کس طرح انتہائی مصائب اور آلام کا نشانہ بنایا۔ اور اس وقت تک چین نہ لیا۔ جب تک گلستان کی طرح پھلے پھولے قادیان کو اور اس کے شریف ساکنین کو بے گھر نہ کر دیا۔ اور بستے گھروں کو اجاڑ کر وحشی لٹیروں کی تحویل میں نہ دے دیا۔ چونکہ میرا مکان محلہ دار الرحمت میں واقعہ تھا۔ اور آبادی کے مغرب میں اسی طرف تھا۔ جدھر سے سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے مطابق انتہائی شدت اور پورے انتظام کے ساتھ سکھ غنڈوں نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر پولیس اور ملٹری کی امداد کے ساتھ ۳ اکتوبر کو حملہ کیا۔ اور میں اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر کسی قدر ان کی نقل و حرکت دیکھ سکا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا۔ کہ میں چشم دید واقعات اور دوسرے حالات جو براہ راست شنید سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن کی صداقت میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ احباب کے سامنے پیش کروں۔

(۱) بلاوجہ کرفیو

قادیان میں تشدد تو اسی دن سے شروع کر دیا گیا تھا۔ جس دن کہ مسلمان ملٹری کو واپس بلا لیا گیا تھا۔ گو ارد گرد کے مسلمانوں کے دیہات اس سے پہلے ہی سکھوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن کر اور اپنا سب کچھ لٹا کر ہزاروں کی تعداد میں روزانہ قادیان آنے لگ گئے تھے۔ لیکن ۲۱ ستمبر کو جب قادیان میں بلاوجہ کرفیو لگا دیا گیا بلاوجہ اس لئے کہ فرقہ وارانہ فساد تو رہا ایک طرف۔ کوئی معمولی لڑائی جھگڑے کا واقعہ بھی تو رونما نہ ہوا تھا۔ اور نہ اس بات کا امکان تھا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کو نہ صرف پر امن رہنے اور قانون کی پوری پوری پابندی کرنے کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے احکام جاری کر چکے تھے۔ جن کی تعمیل ہر احمدی اپنے لئے باعث سعادت یقین کرتا تھا۔ خواہ اس کے لئے اپنی جان اور مال ہی کیوں نہ قربان کر دینا پڑتا۔ بلکہ یہ بھی ارشاد فرما چکے تھے۔ کہ ان مصیبت اور افراتفری کے ایام میں ہر اس شخص کو امداد دو۔ جو تمہاری امداد کا محتاج ہو۔ خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ اور ہر وہ امداد دو جو تم دے سکتے ہو۔ اس ارشاد کی تعمیل بھی ہر احمدی کے فرائض میں داخل تھی۔ ان حالات میں یہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ قادیان میں کوئی احمدی کسی قانون کی خواہ وہ ہنگامی ہوتا یا مستقل خلاف ورزی کرتا۔ اور کسی لڑائی جھگڑے کی خواہ وہ کیسا ہی مجبور کن ہوتا طرح ڈالتا۔ ہاں ایسی

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وخیر خصال المرء خوف وتوبۃ
اور بہترین خصلت انسان کی خوف اور توبہ ہے

سئمنا تکالیف التطاول من عدا
ہم نے ظلم کی تکلیفیں دشمنوں سے اٹھائیں

وجئناک کالموتی فاحی امورنا
اور ہم مردوں کی طرح تیرے پاس آگئے ہیں پس ہمارے کاموں کو زندہ کر

الٰہی فدتک النفس انک جنتی
اے خدا میری جان تیرے پر قربان تو میری بہشت ہے

طردنا لوجہک من مجالس قومنا
اے میرے خدا تیرے منہ کے لئے ہم اپنی قوم کی مجلسوں سے رد کر دیئے گئے

الٰہی بوجہک ادرک العبد رحمۃ
اے میرے خدا اپنے منہ کے صدقہ اپنے بندہ کی خبر لے

الی ای باب یا الٰہی تردنی
اے میرے خدا کس کے دروازہ کی طرف مجھے رد کریگا

صبرنا علی جور الخلائق کلھم
ہم نے تمام دنیا کا ظلم برداشت کر لیا

تعال حبیبی انت روحی وراحتی
آ میرے دوست تو میری راحت اور میرا آرام ہے

فتوبوا الی اللہ الکریم وابشروا
پس خدا کی طرف توبہ کرو اور خوش ہو جاؤ

تمادت لیالی الجور یا رب انصر
اور ظلم کی راتیں لمبی ہو گئیں اے خدا مدد کر

نخر امامک کالمساکین فاغفر
ہم تیرے آگے مسکینوں کی طرح گرتے ہیں پس ہمیں بخش دے

وما ان اری خلدا کمثلک یثمر
اور میں نے کوئی ایسی بہشت نہیں دیکھی کہ تیرے جیسا پھل لادے

فانت لنا حب فرید وموثر
پس تو ہمارا یگانہ دوست ہے جو سب پر اختیار کیا گیا

ولیس لنا باب سواک ومعبر
اور ہمارے لئے تیرے سوا نہ کوئی دروازہ اور نہ کوئی جائے گذر ہے

ومن جنتہ بالرفق یزود یصبر
اور میں جس کے پاس نرمی کے ساتھ جاؤں وہ بدگوئی کرتا اور منہ پھیر لیتا ہے

ولکن علی ھجر سطا لا نصبر
مگر تیری جدائی کی ہمیں برداشت نہیں

وان کنت قد السلت ذنبی فستر
اور اگر تو نے میرا کوئی گناہ دیکھا ہے تو معاف کر

عزت و آبرو اور جان و مال کی حفاظت کرتے ہوئے قانون شکن حملہ آوروں کا مقابلہ احمدی اپنا حق سمجھتے تھے۔ ایسا حق جو ہر مہذب گورنمنٹ نے اپنی رعایا کو دے رکھا ہے۔ اور جس کا انکار کوئی حکومت کھلم کھلا کر کے دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ سکتی۔ قادیان میں مقیم پولیس نے اسی حق سے احمدیوں کو محروم کرنے اور قانون شکن غنڈوں کو خلاف امن و قانون کھلا چھوڑ دینے کے لئے ۲۱ ستمبر سے کرفیو لگا دیا۔ اور اس طرح مسلمانوں کو مغرب عشاء اور صبح کی نمازیں مسجدوں میں ادا کرنے تک سے روک دیا۔ پھر گھنٹی اتنی تھوڑی دیر اور اتنی ہلکی بجائی جاتی کہ عام طور پر کرفیو کے شروع اور ختم ہونے کا پتہ ہی نہ لگتا۔ اور خاص کر اس وجہ سے لوگ سخت بے چینی اور اضطراب میں رہتے۔ کہ دن کو بھی جس وقت پولیس والوں کا جی چاہتا اور جب وہ تشدد کا کوئی نیا کارنامہ سرانجام دینا چاہتے۔ گھنٹی کھڑکا دیتے۔

کرفیو لگ جانے پر نہ تو کوئی احمدی گھروں سے نکلتا تھا۔ اور نہ کوئی پناہ گزیں جو گھروں کے علاوہ گلیوں اور میدانوں میں پڑے تھے۔ اپنی جگہ سے ہلتے تھے۔ اور پیشاب پاخانہ کی ناقابل برداشت تکلیف مرد، بچے اور عورتیں برداشت کرتے تھے۔ یا پھر جہاں پڑے ہوتے۔ اسی جگہ کو گندہ کرنے پر مجبور ہو جاتے۔ لیکن ارد گرد کے دیہات کے غنڈے سکھ نہ صرف ٹولیاں بنا بنا کر اور تلواریں کندھوں پر رکھ کر آبادی میں پھرتے بلکہ جہاں موقع پاتے۔ حملہ کر کے مال و اسباب بھی لوٹ لیتے اور پناہ گزین مسلمان خواتین کی عصمت دری بھی کرتے۔ اور جب اس پر بے کس و بے بس مسلمان چیختے۔ چلاتے اور شور مچاتے۔ تو بجائے اس کے پولیس اور ملٹری انہیں ظالموں کے دست ظلم سے بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں ہلاتی۔ نہ معلوم کہاں بیٹھی دنا دن گولیاں چلانا شروع کر دیتی۔ ادھر محلوں میں متعینہ سپاہی ہوا میں گولیاں برسانے لگ جاتے۔ اور اس طرح مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کی آہیں دب کر رہ جاتیں۔ کچھ دیر بعد کسی اور طرف سے آہ و زاری کا شور مچتا۔ اور اس کا بھی یہی حشر ہوتا۔ دن کے وقت جب کرفیو لگایا جاتا۔ اس وقت مسلح سکھوں پر کوئی پابندی عائد نہ نظر آتی۔ وہ تلواروں۔ برچھیوں بھالوں۔ کلہاڑیوں اور ڈنگوں سے سجے ہوئے جھوم جھوم کر ادھر ادھر اس طرح پھرتے۔ جس طرح کسی دیہاتی میلے میں شراب پی کر بھنگڑا کرنے ہیں یوں بھی عام طور پر بڑا بڑا ہجوم بنا کر اور تلواریں کندھوں پر رکھ کر پھرتے اور ان لوگوں کو ڈرا دھمکا کر جو ان کے گاؤں سے بھاگ آئے تھے مختلف قسم کے مفاد حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ ایک موقعہ پر اتفاقاً میں نے دیکھا چند سکھوں نے ایک مسلمان نوجوان کے گاؤں کا کمین معلوم ہوتا تھا۔ اور ایک دوکان کے کونہ میں بیوی بچوں کو لے کر بحالت خستہ پڑا تھا۔ اشارہ سے بلایا۔ اور وہ مسحور پرندہ کی طرح کھنچا ہوا ان کی طرف دوڑتا چلا آیا۔ اور نہایت لجاجت سے سلام کر کے بولا۔ آپ اچھے ہیں۔ بتائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ ایک اور موقع پر میں نے دیکھا۔ دو تین سکھ ایک مسلمان سے کہہ رہے تھے۔ ہم جو گھوڑی لے گئے تھے۔ تم اس کے فروخت کرنے کی اپنی طرف سے رسید لکھ دو۔ انگوٹھا لگے شک نہ لگاؤ۔ وہ ہم کسی اور کا لگا لیں گے اور وہ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کی حالت میں مبتلا نظر آ رہا تھا۔

ان حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے قادیان میں قیام امن کے ذمہ واروں اور قانون کے محافظوں نے مصیبت زدہ۔ ستم رسیدہ اور بے دست و پا مسلمانوں کو کن جکڑ بندیوں میں کس رکھا تھا۔ اور ان کے مقابلہ میں ظالموں۔ لٹیروں ڈاکوؤں۔ قاتلوں۔ قانون شکنوں کو کس طرح ظلم پر ظلم کرنے کے لئے آزادی دے رکھی تھی۔ اور پھر کس دیدہ دلیری سے ان کی مدد کی جاتی۔ اور انہیں آسانیاں اور سہولتیں بہم پہنچائی جاتی تھیں۔

اطلاع برائے کارکنان نصرت گرلز ہائی سکول و احمدیہ مڈل سکول قادیان

ہیڈ مسٹریس صاحبات ہر دو سکول اور دیگر استانیوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ از راہ مہربانی اس اعلان کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اپنی اپنی ملازمت کے متعلق تحریر فرما دیں۔ کہ آیا وہ آئندہ وقف زندگی کے اصول پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ ہمیں اس وقت صرف ایک سیکنڈری سکول کے لئے دس بارہ استانیوں کی ضرورت ہو گی۔ اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ ہر حالت عسر اور یسر میں سلسلہ کے کام کے لئے تیار رہیں۔ اور جو بھی گذارہ ملے اس پر کام کریں۔ اس قسم کی درخواستیں ایک ہفتہ کے اندر ناظر تعلیم و تربیت پاکستان جودھامل بلڈنگ کے نام آ جانا چاہئیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور)

گم شدہ بچوں کی تلاش

سکھوں نے قصبہ اڑ ضلع جالندھر میں مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں شدید جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہے۔ اس حملہ کی وجہ سے میرے دو بچے عزیز انوار الحق عمر ۱۳ سال اور لڑکی امۃ القیوم عمر ۹ سال مجھ سے جدا ہو گئے ہیں۔ بعد کی اطلاع ہے کہ وہ مغلوں کی طرف گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو مذکورہ بچوں کے متعلق علم ہو۔ یا اگر کسی صاحب کے پاس ہوں۔ تو ان کو مہربانی ...

تحریک جدید کے دفتر اول و دوم کے وعدوں کے پورا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ باوجود ملکی حالات کی ناسازگاری اور بعض ذاتی مشکلات کے ذیل کی جماعتوں نے اپنے تحریک جدید کے وعدوں کے وقت کے اندر پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے۔ جنہوں نے اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں عدم توجہ اور غفلت سے کام لیا ہے۔ انہیں سمجھنا چاہیئے۔ حقیقی مومن وہی ہے۔ جو مصائب اور مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔ اور مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں ہی کیوں نہ پیش ہو۔ پس دوستوں کو مصائب و آلام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کرنا چاہیئے۔ احباب کو یہ یاد رہے۔ کہ تحریک جدید کے اس سال کے وعدے پورا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء ہے۔ ابھی سے ہر وہ مجاہد جو اپنے امام کے حضور اپنا عہد پیش کر چکا ہے۔ اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف پوری توجہ کرے۔ تا مقررہ میعاد ۳۰ نومبر سے قبل وعدہ پورا کر سکے۔

جن دوستوں نے اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر میں اپنے وعدے سو فیصدی پورے کئے ہیں یا وہ جو ۳۰ نومبر تک اپنے وعدوں کو پورا کریں گے۔ ان کے نام ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس وہ جماعتیں اور برادران متوعدہ کرنے والے افراد ابھی سے اس جدوجہد میں مصروف عمل ہو جائیں۔ اور ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۰ نومبر تک بہرحال سو فیصدی پورا ہو جائے۔ جماعتیں یہ ہیں۔

جماعت چک سکندر گجرات۔ ان کا وعدہ ۴۴ تھا۔ انہوں نے صرف سو فی صدی پورا کیا۔ بلکہ بعض احباب نے کچھ اضافہ کر کے ادا فرمایا۔ عقوبہ نے اپنا وعدہ ۷۵ فی صدی ادا کر دیا۔ جماعت سیالکوٹ شہر نے ۸۱ فی صدی۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ۷۰ فی صدی۔ جماعت کراچی کا وعدہ ۲۱۲۰ تھا۔ انہوں نے ۹۰ فی صدی کی رقم ادا کی ہے۔ ہندوستان سے ہجرت کر کے کراچی میں آنے والے احباب خاص توجہ فرما دیں۔ ان کی طرف سے کسی رقم کا آنا ثابت نہیں۔ بلوچستان اور سندھ کی دوسری جماعتوں کو خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ جنوبی اسٹیٹس کے زمیندارہ جماعتوں کو۔ ان کو معلوم ہے کہ وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت آ گیا۔ فیروز پور چھاؤنی کا چندہ بھی ۸۶ فی صدی وصول ہو چکا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ہندوستان کی جماعتوں کے وہ افراد جو پاکستان میں آ چکے ہیں۔ اور ان کے وعدوں کا کچھ حصہ ادا ہو گیا ہے یا پورا حصہ قابل ادا ہے یا وہ ملازم جو ہندوستان سے پاکستان تبدیل ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنے وعدوں پر خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ جو احباب ہندوستان سے پاکستان تبدیل ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنے وعدے کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ پاکستان لاہور کے پتہ سے ارسال کرتے ہوئے اپنا نیا پتہ بھی نوٹ کرنا چاہیئے۔ تا ان کے نام کے سامنے رجسٹر میں صحیح اندراج ہو سکے۔ اور ان کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش ہو سکے۔

جماعت لاہور کو بھی اس وقت خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جو ... لائق کہ اس کی وصولی ۶۶ فی صدی ہے۔ لاہور کے دوسرے حلقوں کی وصولی بہرحال ۵۰ فی صدی بھی کم ہے حالانکہ سال ختم ہو رہا ہے۔ صرف ایک مہینہ اور چند دن رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہندوستان اور پاکستان اور بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے وعدے وقت کے اندر پورے کر دیں۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید)

اعلان برائے آنریری انسپکٹران بیت المال

پیشتر ازیں اعلان کرایا جا چکا ہے۔ اس وقت وصولی چندہ کے لئے ایسے مستعد اور محنتی مخلص دوستوں کی ضرورت ہے جو حسب ہدایت نظارت بیت المال پاکستان کی جماعتوں میں دورہ کر کے زیادہ سے زیادہ چندہ جمع کر کے خزانہ مرکزیہ لاہور میں جمع کرائیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ دوستوں نے اس خدمت سلسلہ کی طرف ابھی تک توجہ نہیں فرمائی۔ سوائے ایک درخواست کے اور کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ لہذا پھر دوبارہ دوستوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنے نام معہ تصدیق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ پیش کریں۔ تاکہ ان سے ...

... احمدیہ بلڈنگس لاہور میں چھپا دیا۔ خاکسار حکیم شیر محمد پرنٹر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اندرون جودھامل بلڈنگ

کیپٹن کیبولے پر کشمیر کے ڈوگرہ اور سکھ کا حملہ ریاست کشمیر جانبداری سے کام لے رہی ہے اور مسلمانوں کو کچلنے کی کوشش کر رہی ہے

جادوں قبیلہ کے سردار خان فقیر خان نے دہلی کے آل انڈیا ریڈیو کے اعلان پر کہ پاکستانی علاقہ کے لوگ کشمیر کی سرحدوں پر حملے کر رہے ہیں۔ ڈومیل (کشمیر) پہنچکر جو مشاہدہ کیا۔ اُس کی اطلاع اور ایسوسی ایٹڈ پریس کو بذریعہ تار دیتے ہیں۔ کہ اس نے تقریباً ۵۰۰ باوردی ڈوگرہ اور سکھوں کو پاکستانی علاقہ پر حملہ کرنے کے لئے آتے ہوئے دیکھا۔ پاکستان فوج کے ایک انگریز آفیسر جو کہ تین دیگر انگریزوں کے ساتھ ڈومیل اور کشمیر کے درمیانی علاقہ میں ایک بنگلہ میں ٹھہرا ہوا تھا پر ڈوگرہ اور سکھوں نے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ اور دو مسلمانوں کو زخمی کیا جن کو ایبٹ آباد پہنچا دیا گیا۔

قائد اعظم کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۲۷ ، اکتوبر: آج تیسرے پہر قائد اعظم محمد علی جناح اپنی ہمشیرہ مس فاطمہ جناح کی معیت میں ایک خاص طیارے کے ذریعے لاہور تشریف لائے۔ ہوائی اڈے پر سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب اور صوبائی وزراء کے علاوہ ایک بہت بڑا ہجوم آپ کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ ہوائی اڈے سے رخصت ہونے سے قبل پاکستانی ہوائی بیڑے کے ایک دستے نے آپ کو سلامی دی۔ آج شام مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور پون گھنٹے کے بعد وہاں سے واپس آئے۔ مسٹر لیاقت علی خان چند روز سے علیل ہیں۔

پناہ گزینوں کے کیمپ میں نماز عید

میاں افتخار الدین کی تقریر

لاہور ۲۶ ، اکتوبر: آج جہاں شہر کے مختلف مقامات میں عید الضحیٰ کی نماز ادا کی گئی۔ وہاں سینکڑوں مسلمانوں نے والٹن کیمپ میں اپنے پناہ گزین بھائیوں کے ہمراہ نماز عید ادا کی۔ پناہ گزینوں کے محکمہ کے وزیر میاں افتخار الدین وزیر تعلیم شیخ کرامت علی اور اقبال شیدائی بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ میاں افتخار الدین نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے ساتھ وحشت اور بربریت کا جو سلوک کیا گیا ہے۔ اُس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ لیکن ہمیں فخر ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس آزمائش کو نہائت صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ اور نہائیت اعلیٰ کردار کا ثبوت دیا اس تبادلہ کی وجہ سے کم از کم یہ فائدہ ضرور ہوا ہے کہ مسلمانوں کے امیر اور غریب طبقہ میں اب زیادہ فرق نہیں رہا۔ اور وہ ایک دوسرے کے قریب آ گئے ہیں۔

ڈوگرہ فوج کے مسلمانوں پر حملے

ڈوگرہ فوج کے متواتر حملوں کی وجہ سے دربار کشمیر سے مسلمان دھڑا دھڑ نکل رہے ہیں۔ آخری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ ۲۳ ، ۲۴ اکتوبر کو تقریباً ۸ ہزار مسلم پناہ گزین چیرات ضلع سیالکوٹ کے قریب پاکستانی علاقہ میں بھاگ کر آ گئے ہیں۔ ان پناہ گزینوں میں بہت زخمی آدمی تھے۔ پناہ گزینوں کا بیان ہے حالانکہ سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان وہاں ڈوگرہ فوج کی گولیوں کا نشانہ ہوئے ہیں

قائد اعظم کا تار حکومت کشمیر کے نام

کراچی ۲۶ ، اکتوبر: پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح نے حکومت کشمیر کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں ان الزامات کی تردید کی گئی ہے۔ جو حکومت کشمیر نے پاکستان گورنمنٹ پر عائد کئے تھے۔ نیز ریاست کی موجودہ مسلم کش پالیسی کی مذمت کی ہے۔ یہ برقیہ ۲۰ ، اکتوبر کو ارسال کیا گیا تھا۔ لیکن اس کا مضمون آج پریس کے حوالہ کیا گیا ہے۔

قائد اعظم نے اس تار میں حکومت پاکستان کی اس تجویز کا ذکر کیا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے نمائندے بات چیت کے ذریعے معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا۔ اس تجویز پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔ تاروں اور بیانات کے ذریعے سے کبھی حالت نہ سدھر سکے گی۔ اس لئے بالمشافہ دوستانہ فضا میں گفت و شنید کرنا بہت ضروری ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ طریق پیش کرتا ہوں۔ کہ وزیر اعظم کشمیر خود کراچی آئیں۔ اور پاکستان گورنمنٹ سے بات چیت کریں۔ وزیر اعظم کشمیر نے تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ قائد اعظم نے اس تجویز کو منظور کر لینے اور اس پر فوراً عمل کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اور اس امر کی شکایت کی۔ کہ ۱۸ ، اکتوبر کو ریاست کی طرف سے جو تار ارسال کی گئی تھی۔ وہ مجھ تک پہنچانے سے قبل شائع کر دی گئی۔ حالانکہ جب تک میں اس تار کے سلسلے میں کوئی کاروائی نہ کرتا۔ اس وقت تک اسے شائع کرنا مناسب نہ تھا۔ آپ نے کہا۔ ریاست کی طرف سے عائد کردہ یہ الزام سراسر بے بنیاد ہے۔ کہ پاکستان نے موجودہ نظام کو جاری رکھنے کے سلسلے میں ریاست سے جو وعدہ کیا تھا سو وہ اس پر عمل نہیں کر رہا۔ اور ریاست کی راہ میں مشکلات پیدا کر رہا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ پاکستان اپنی طرف سے اپنے وعدوں پر قائم رہنے اور انہیں پورا کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ البتہ مشرقی پنجاب کے ہولناک فسادات کی وجہ سے اور وسیع پیمانے پر آبادی کے تبادلہ کی وجہ سے بہت سی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن ان مصائب کے لئے مغربی پنجاب کی حکومت کسی طرح بھی ذمہ دار نہیں ہے۔

مسٹر جناح نے تار میں اس امر کی شکایت کی ہے کہ ریاست میں جانبداری سے کام لیا جا رہا ہے ایک طرف نیشنل کانفرنس والوں کو رہا کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ حالانکہ وہ بغاوت کے الزام میں قید تھے۔ لیکن دوسری طرف مسلم کانفرنس کے زعماء کو بلا وجہ جیلوں میں بند کر رکھا ہے۔ اور انہیں شہری آزادی کے بنیادی حقوق سے بھی محروم کیا جا رہا ہے۔ ریاستی فوجیں مسلمانوں پر بے انتہا ظلم و ستم کر رہی ہیں۔ ان امور کو دیکھ کر مسلم عوام کو یہ یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ سب کاروائی ریاست کو انڈین یونین میں شامل کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔

قائد اعظم کا پیغام اسلامیان پاکستان کے نام

عید الاضحیہ کے موقعہ پر اسلامیان پاکستان کے نام پیغام دیتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا یہ عید جن قربانیوں کی یاد دلاتی ہے۔ اس قسم کی قربانیاں ہمیں اپنی حکومت کے لئے کرنے پر تیار رہنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کی ہی آزمائشیں کیا کرتا ہے۔ صرف پاکستان کے قیام کی وجہ سے ہندوستان میں مسلمانوں کو بے دردی سے ذبح کیا جا رہا ہے۔ لیکن دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنے مقصد سے ہٹا نہیں سکتی۔ اور نہ خوفزدہ کر سکتی ہے ہم انشاء اللہ ان مصائب پر فتح حاصل کریں گے۔

تمام مسلمانوں کو عید کی مبارک باد دیتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا۔ کہ ہماری خوشی پر مشرقی پنجاب اور اس کے ملحقہ علاقہ جات کے ۵ کروڑ بدقسمت مسلمانوں کہ جن کے عزیز و اقارب اس ظلم کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور اپنے گھروں سے زبردستی نکالے گئے ہیں۔ دکھوں کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہمیں پاکستان کے استحکام کے لئے بہادری اور تعاون سے کام کرنا چاہیئے اور خود اعتمادی سے اپنی تنظیم کرنی چاہیئے۔ اور اس خطرناک دور میں اب نمونہ دکھانا چاہیئے جو مسلمان کی شان کے شایاں ہے۔

اچھوت پاکستان کے وفادار رہیں گے

لاہور ۲۶ ، اکتوبر: مغربی پنجاب کی شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر گوپال چند نے ایک بیان میں کہا۔ اچھوت پاکستان کے وفادار رہیں گے۔ وہ مسلمانوں کے دوش بدوش پاکستان کی خوشحالی کی کوششوں میں حصہ لیں گے۔ آپ نے کہا۔ اس وقت مسلمان جن مصائب میں مبتلا ہیں۔ ہمیں ان سے پوری ہمدردی ہے۔ امید ہے۔ کہ مسلمان آزمائش کے اس دور سے کامیابی کے ساتھ گذر جائیں گے

مشرقی پنجاب کے دار الخلافہ کیلئے نیا شہر تعمیر ہوگا

جالندھر ۲۶ ، اکتوبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے صوبہ کے دار الخلافہ کے انتخاب کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ میں بہت سے مقامات پر دار الخلافہ بنائے جانے کے فوائد و نقصانات پر بحث کی ہے۔ اور آخر میں رپورٹ کی ہے کہ نیا شہر آباد کیا جائے۔ نئے شہر کی تعمیر تک موجودہ انتظامات جاری رہیں گے۔ اور سیکرٹریٹ شملہ اور جالندھر میں ہی رہے گی۔

مسٹر گاندھی ایشیائی کانفرنس کا افتتاح نہیں کرینگے

نئی دہلی ۲۶ ، اکتوبر: جمعہ کو مسٹر گاندھی نے پرارتھنا کے بعد حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ ایشیائی کانفرنس کا افتتاح نہیں کریں گے۔

واضح رہے۔ کہ ایشیائی سوشل کانفرنس ۲۷ ، اکتوبر کو نئی دہلی میں منعقد ہو رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ میں وقت کے سب سے اہم عقدہ کو سلجھانے میں لگا ہوا ہوں۔ اور وہ مسئلہ باہمی اتحاد کا ہے۔ ہندو مسلمان پارسی اور عیسائی سب بھارت ماتا کے بیٹے ہیں اور سب کو یکساں شہری حقوق حاصل ہیں:۔

مسٹر اقبال شیدائی کا بیان

مسٹر اقبال شیدائی نے جو ایک مشہور مسلم محب وطن ہیں۔ ہفتہ کے روز لاہور میں اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ایک پاکستان مسلم ورلڈ ایسوسی ایشن کی تنظیم نہائیت ضروری ہے۔ تاکہ مشرق وسطیٰ کے مسلمان ممالک کا باہمی ثقافتی اور اقتصادی اتحاد مضبوط ہو سکے۔ آپ نے کہا۔ کہ عرب پاکستان میں رہنے والوں کے ہمدرد ہیں۔ اور وہ ہماری ترقی چاہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں نے ہمیشہ اسلامی ممالک کی آزادی اور باہمی اتحاد کی تائید کی ہے اور اس امر میں حتی الوسع مدد دی ہے۔ حالانکہ برطانیہ کا جوا اُن کی گردن پر ہے۔

آج ہم آزاد ہو گئے ہیں۔ تو ہمیں اس کے ساتھ دوستانہ تعلقات مضبوط کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

ریاست کشمیر میں مسلمانوں پر ڈوگروں کا ظلم و تشدد

ریاستی فوج اور سکھ جتھوں کی امداد سے کشمیر کے مسلح ڈوگرہ سرحد کو پار کر کے مغربی پنجاب کے علاقہ کے دیہات میں بہت تباہی مچا رہے ہیں۔ جھانی ڈورو، چھوٹا کنڈل، بڑا کنڈل، کلیان اور بدراہی کے دیہات میں بہت سے مسلمان مارے گئے ہیں۔ ریاست کی مسلم فوج کو غیر مسلح کر دیا گیا ہے اور ایک مسلمان بریگیڈیر کو ہٹا کر ہندو ان کی جگہ بریگیڈیر مقرر کر دیا گیا ہے ریاست کی حدود میں مسلم پناہ گزینوں کو اندھا دھند گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے

کشمیر کے مظالم کیخلاف راجہ غضنفر علی خان کا احتجاج

گجرات (پنجاب) ۲۶؍ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر خوراک راجہ غضنفر علی خاں نے ایک اخباری بیان میں فرمایا۔ میں اس علاقے میں گیا۔ جو کشمیر اور مغربی پنجاب کی سرحد پر ہے میں نے دیکھا کہ ڈوگروں اور سکھوں کے مسلح جتھوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا ہے یہ جتھے پاکستانی سرحد کے اندر گھس آتے ہیں اور دیہات کو آگ لگانے اور لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دینے کے بعد بھاگ جاتے ہیں۔ میں حکومت کشمیر کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بے دردانہ قتل اور پناہ گزینوں کی ان وارداتوں کا انسداد کرے۔ اس سے مغربی پنجاب کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی زبردست لہر پیدا ہو رہی ہے۔ جس کے نتائج بے حد خطرناک ہونگے

مغربی پنجاب کے مسلمانوں نے مہاجرین کو بسانے میں حکومت سے تعاون نہیں کیا

مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی کے پارٹی لیڈر چوہدری محمد حسن کا بیان

لاہور ۲۷؍ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر اور چیف لائیزن افسر چوہدری محمد حسن نے الفضل کے نامہ نگار خصوصی کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مشرقی پنجاب میں جو ۲۳ لاکھ مسلم پناہ گزین باقی ہیں۔ مغربی پنجاب کی حکومت ان کے لئے جلدی بھیجنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اور امید ہے وہ پانچ چھ ہفتوں کے اندر اندر ہی اس سے عہدہ برا ہو جائے گی۔ آپ نے کہا مسٹر سندر لعل گاندھی جی کا پیغام لے کر آئے تھے کہ مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب سے پناہ گزینوں کا تخلیہ بند کر دیا جائے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ حکومتوں کے درمیان ایسا کوئی معاہدہ ہوا ہے۔ اس وقت تک جو معاہدہ ہوا ہے۔ حکومت اسے پوری طرح انجام دے رہی ہے۔ آپ نے کہا مشرقی پنجاب میں مسلمان صرف اسی صورت میں رہ سکتے ہیں۔ کہ حکومت ذاتی طور پر ان کے تحفظ کا ذمہ لے اور صوبائی ملازمتوں اور عہدوں میں انہیں باقاعدہ نمائندگی دی جائے۔

آنریبل راجہ غضنفر علی کی مساعی امن و صلح کو سراہتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آپ کی کوشش دنیا پر ظاہر کر دیں گی کہ اقلیتوں کے تحفظ کے معاملے میں حکومت پاکستان کی نیت نیک تھی آپ نے کہا مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کو بسانے کے معاملے میں مغربی پنجاب کے مسلمانوں نے حکومت سے تعاون نہیں کیا۔ اگر حکومت کو ان کا کامل تعاون حاصل ہو جاتے۔ تو مغربی پنجاب میں غیر مسلموں کو بسانے کا مسئلہ اس کام میں حائل نہیں ہو سکتا

کشمیر کے ہوائی اڈے محاصرے میں ہیں انہیں معرض استعمال میں نہ لایا جائے

پاکستان و ہندوستان کی حکومتوں کو کشمیر کی عارضی حکومت کا انتباہ

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ کشمیر کی عارضی حکومت نے اپنے صدر مقام پلندری سے اعلان کیا ہے کہ پچھلے آٹھ پہر میں ہماری فوجیں ساٹھ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ دشمن نے ہماری فوجوں کے مقابلہ میں ہر مقام پر ہزیمت اٹھائی ہے۔ اس اعلان میں اہل کشمیر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ استقلال و استقامت سے اپنے مقام پر ڈٹے رہیں۔ اور ہراساں زدہ ہو کر کشمیر سے باہر نہ نکلیں۔ بھاگ کر جانے والے کو قوم کا دشمن اور غدار قرار دیا جائے گا۔ تمام قومیں اس حکومت سے تعاون کریں تاکہ جلد ہی ملک میں ایک مضبوط اور ذمہ دار نمائندہ حکومت قائم کی جا سکے اس اعلان میں شیخ عبداللہ سے کشمیر میں آکر جنگ آزادی میں حصہ لینے کی استدعا کی گئی ہے اور پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ ریاست کے ہوائی اڈوں کو استعمال میں لانے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ ان کے محاصرے میں ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

کشمیر کا نائب وزیر اعظم پنڈت نہرو کے حضور

نئی دہلی ۲۶؍ اکتوبر۔ سٹیٹسمین کے وقائع نگار خصوصی کا بیان ہے کہ کشمیر کے نائب وزیر اعظم مسٹر آر ایل بترا یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق دو ہزار قبائلی جو رائفلوں۔ برین گنوں۔ مشین گنوں سے مسلح تھے ۲۲؍ اکتوبر کی رات کو صوبہ سرحد کی طرف سے کشمیر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے مظفر آباد کے شہر کو ڈومیل کے پل کے مغرب تک جلا دیا۔ اس وقت حملہ آور ڈومیل اور گڑھی (راولپنڈی سری نگر روڈ) کے نواح میں ہیں سری نگر سے سرکاری فوج بھیجی گئی ہے جو ان سے برسر پیکار ہے آپ نے کہا اگر بارہ مولا اور ڈومیل کے درمیان کسی فصیلے پر حملہ آوروں کا قبضہ ہو گیا۔ تو کوہالہ کے پل پر کی متعینہ فوج بے کار ہو کر رہ جائے گی۔ اور ان کے لئے صرف ایک ہی راستہ پونچھ جانے کا رہ جائے گا۔ مسٹر بترہ نے کل پنڈت نہرو سے ایک گھنٹہ تک کشمیر کی صورت حالات پر تذکرہ کیا۔ آپ آج واپس جا رہے ہیں

لارڈ لٹن کی وفات

نیب ورتھ (انگلستان) ۲۵؍ اکتوبر ہندوستان کے سابق وائسرائے اور نائب وزیر ہند نے آج اپنے مکان میں وفات پائی۔ آپ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۷ء تک گورنر بنگال رہے اور ۱۹۲۷-۲۸ء میں جمعیت اقوام عالم میں ہندوستانی وفد کی قیادت فرماتے رہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کیلئے لائحہ عمل سوچنے والی کانفرنس کا انعقاد جامع مسجد دہلی میں مولانا ابوالکلام کی تقریر

نئی دہلی ۲۵؍ اکتوبر حکومت ہندوستان کے رکن تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے جامع مسجد میں نماز عید کے ہجوم کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میں نومبر کے دوسرے ہفتے میں مسلم رہنماؤں کی ایک کانفرنس منعقد کرنیوالا ہوں تاکہ موجودہ صورت حالات کے پیش نظر ان سے عہدہ برا ہونے کی تجاویز پر غور کیا جا سکے۔ اس کے بعد ماہ دسمبر میں ایک نمائندہ اجتماع بھی منعقد کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ جمعیت العلماء کا احیاء ضروری ہے۔ مسلمانوں کو منزل مقصود تک پہنچانیوالی صرف یہی ایک جماعت ہے۔ مسلم لیگ اب ہندوستان میں مصروف عمل نہیں رہ سکتی اب اس جماعت کے لئے پولیٹیکل اسٹیج پر کوئی جگہ نہیں رہی۔ پچھلے سات برس کی تاریخ کا تذکرہ فضول ہے۔ یہ تو مسلم لیگ کی آوردہ تباہیوں کا تذکرہ ہے مسلمانوں پر جو کچھ گزرا ہے۔ مسلم لیگی زعماء کو اس کی ذمہ داری میں حصہ دار بننا ہوگا۔ آپ نے کہا تقسیم ہندوستان کی ساری بنیاد غلط تھی۔ سارا زور مذہبی اختلافات پر دیا گیا تھا۔ لیکن جو کچھ ہوا وہ شاید مسلم لیگی زعماء کے لئے موجب تحقیر ہو۔ میں اس پر حیران نہیں ہوں مسلم لیگ کی تعلیم اور مساعی کا نتیجہ فطرتی طور پر یہی ہونا چاہیئے تھا۔ اب میری نصیحت اپنے مسلمان بھائیوں سے یہی ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ دل و جان سے تعاون کریں۔ ہندوستان میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ہر اس غیر مسلم سے اظہار ہمدردی کرے۔ اور اس کی اعانت کرے۔ جسے پاکستان میں کسی قسم کی کوئی تکلیف پہنچی ہے۔ اور یہی طریق ہر ہندو کو ہر مبتلائے مصیبت مسلمان کے لئے اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ بہت سے پناہ گزین گھروں میں واپس آگئے ہیں۔ لیکن مجھے پاکستان میں چلے جانے کا افسوس ہے۔ حکومت ہند کی بنیاد مذہب پر نہیں ہے۔ قانون کے سامنے سب مساوی الحیثیت ہیں۔ مسلمانوں کو دہلی یا یو پی کو چھوڑ کر چلے جانے کے لئے مجبور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا اسلام کسی حالت میں بھی خوف و خطر کی تعلیم نہیں دیتا۔ اب ضروری ہے کہ ہم بغض و عداوت اور انتقام کے جذبات سے پاک ہو کر مستقبل سے نپٹنے میں لگ جائیں۔ اور تقویٰ پر قائم رہیں۔